

122180-شادی کے بعد انکشاف ہوا کہ بیوی کنواری نہیں بلکہ اس کے ایک رافضی کے ساتھ تعلقات تھے کیا اسے طلاق دے دے؟

سوال

میں نے ایک اچھے خاندان کی لڑکی سے شادی کی، لیکن شادی سے قبل اس کے بارہ میں دریافت کرنے سے انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ ایک رافضی نوجوان سے محبت کرتی تھی اور اس کے گھر والوں نے رافضی ہونے کی بنا پر قبول نہیں کیا۔

میں نے ان کے قابل بھروسہ دوستوں سے دریافت کیا تو ان کا کہنا تھا کہ :

ان کا آپس میں کوئی تعلق تو نہ تھا، وہ لوگوں کے سامنے صرف اکٹھے بیٹھا کرتے تھے، اس لیے میں نے اس سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا تاکہ میں اسے غلطی سے چھٹکارا دلا سکوں۔

لیکن جب میری رخصتی ہوئی تو میں نے اسے کنواری نہیں پایا، اور اس نے میرے سامنے اعتراف کیا کہ اس سے جنسی تعلقات قائم کیے تھے، لیکن دخول نہیں ہوا، ہو سکتا ہے اسے علم نہ ہو اور اس رافضی نے دخول کر دیا ہو۔

وہ تو بہر کچھ کی ہے، اور اپنے لیے پر نام بھی ہے، میں نے فیصلہ کیا کہ کچھ عرصہ تو میں اس کی ستر پوشی کرتا ہوں اور پھر اسے طلاق دے دوں گا، لیکن اسے حمل ہو گیا، اب مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟

اس کے جس لڑکے کے ساتھ تعلقات تھے میں اسے جانتا ہوں، اور وہ بھی مجھے جانتا ہے، اور میں غصہ سے مر رہا ہوں یہ علم میں رہے کہ میں دینی التزام کرتا ہوں، اور بیت اللہ کا حج بھی کر چکا ہوں، اور ایک صلاۃ و صوم کی پابندی کرنے والے خاندان سے تعلق رکھتا ہوں جو سنت پر عمل کرتا ہے؟

پسندیدہ جواب

سوال سے تو ہمیں یہی سمجھ آئی ہے کہ

حمل آپ کا ہی ہے اور ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس رافضی کے ساتھ اس لڑکی کے تعلقات اور اس سے جنسی تعلقات کے بعد کچھ عرصہ گزارا ہے، جس میں اس لڑکی کو حیض بھی آیا اور اس سے بھی زیادہ عرصہ ہوا ہوگا۔

ہمیں جو سمجھ آئی ہے اگر واقعہ اس کے

علاوہ کچھ اور ہو تو آپ ہمیں دوبارہ امی میل کریں کر کے صورت حال کی وضاحت کریں، اور اگر ہم جو سمجھیں ہیں وہ صحیح اور واقعہ کے مطابق ہے تو پھر آپ کا اپنی بیوی سے عقد نکاح شرعی ہے اور اس کا حمل آپ سے ہوا ہے، نہ کہ اس خبیث شخص سے۔

آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ :

آپ کو اپنی بیوی کی توبہ اور اس کی ندامت اور اس کی حالت کی اصلاح کو مد نظر رکھیں، اگر آپ دیکھیں کہ وہ اپنی حالت بدل کر اپنے آپ کو صحیح کر چکی ہے تو پھر آپ بھی اس کے ساتھ زندگی کا نیا صفحہ کھولیں جو صاف اور شفاف سفید ہو، اور آپ اسے اپنے نکاح میں ہی رکھیں اور طلاق مت دیں اور جو کچھ ہو چکا ہے اسے اس کے لیے بطور سبق رہنے دیں، تاکہ وہ یہ جان لے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس پر کتنا فضل و کرم کیا ہے کہ اللہ نے اس کے لیے آپ جیسا شخص مسخر کر دیا جو اس کی پردہ پوشی کر رہا ہے۔

اور اس کے لیے اس میں یہ سبق بھی ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو اس معصیت میں پڑنے سے بچائے جس میں وہ خود پر چکی ہے، اور ان کی طہارت و پاکیزگی اور عفت و عصمت پر تربیت کرے اور شیطانی چالوں کی بنا پر جو اپنی عزت کھو چکی ہے وہ اپنی بیٹیوں میں محفوظ کر سکے۔

اور اگر آپ دیکھیں کہ اس نے سچی اور پکی توبہ نہیں کی اور اپنے لیے پر یقینی طور پر نادم نہیں، اور آپ دیکھیں کہ وہ معافی کے قابل نہیں، اور آپ اس کے ساتھ بالکل نیا صفحہ کھولنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو پھر آپ اسے طلاق دے دیں چاہے وہ حاملہ ہی ہے، کیونکہ ایسا کرنا اسے اور اس کے عاشق کو دیکھ کر اپنے آپ کو عذاب میں ڈالنے سے بہتر ہے، اور اس کے لیے بھی آپ کے برے معاملہ سے بہتر ہے، کہ آپ ہر وقت اسے شک و شبہ کی نظر سے دیکھیں۔

اس کے ساتھ یہ تشبیہ ہے کہ :

اگر آپ پہلا حل اختیار کریں تو آپ کو ان شاء اللہ بہت زیادہ اجر و ثواب ہوگا، اس طرح آپ اس کی توبہ میں معاونت کریں گے، اور اس کی حالت کی اصلاح میں مدد و معاون ثابت ہونگے، اور آپ اس کی مکمل ستر پوشی کا باعث بنیں گے، اور آپ نے ایسا کام کر کے اس کی بہت بڑی تکلیف اور مصیبت دور کر دی، اور اسے بہت زیادہ آسانی مہیا کی، اور آپ اس عمل کی بنا پر اپنے رب کا وعدہ مستحق ٹھہریں گے، اور وہ اس وقت آپ کی مدد کریگا جب آپ اس مدد کے بہت زیادہ محتاج اور ضرور مند ہونگے یعنی قیامت کے روز، اور یہ بہتر عظیم اجر ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”جس کسی نے بھی کسی مومن کی دنیا کی تکلیف اور مصیبت دور کی تو اللہ تعالیٰ اس کی روز قیامت کی تکلیفوں میں سے تکلیف اور مصیبت دور کریگا، اور جس کسی نے بھی کسی تنگ دست پر آسانی کی اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی پیدا کریگا، اور جس کسی نے بھی کسی مسلمان کی ستر پوشی کی اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں ستر پوشی کریگا، اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے“

صحیح مسلم حدیث نمبر (2699).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”اس حدیث میں مسلمان شخص کی اعانت و مدد کرنے اور اس کی تکلیف و مصیبت دور کرنے، اور اس کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اور تکلیف اور مصیبت دور کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ اگر کوئی شخص اس کی تکلیف اپنے مال سے دور کر دے، یا پھر اپنے مقام اور مرتبہ کی وجہ سے، یا پھر مدد و تعاون کے ساتھ دور کر دے، ظاہر یہی ہوتا ہے کہ : اس میں اشارہ اور رائے اور راہنمائی کے ساتھ تکلیف دور کرنا بھی شامل ہوگا۔

یہاں مندوب ستر پوشی یہ ہے کہ : ان لوگوں کی ستر پوشی کی جائے جو اذیت و تکلیف دینے میں معروف نہیں، اور فساد خرابی کرنے میں مشہور نہیں ہیں، لیکن جو شخص اذیت و تکلیف دینے میں معروف ہو اس کی پردہ پوشی نہ کرنا مستحب ہے۔

بلکہ اگر اس سے خرابی کا خدشہ نہ ہو تو ایسے شخص کا معاملہ تو حکمران کے سامنے اٹھانا چاہیے؛ کیونکہ اس کی ستر پوشی کرنا تو اسے اذیت دینے میں اور زیادہ کریگا، اور وہ لوگوں کی عزت خراب کرنے کی جسارت کریگا کہ اس کی ستر پوشی کی جاتی ہے۔

اور اس شخص کے علاوہ دوسرے لوگ بھی اس طرح کا فعل کرنے کی جسارت کریں گے، یہ سب تو اس معصیت کے بارہ میں ہے جو ہوپچی ہو، اور گزر چکی ہو“

دیکھیں: شرح مسلم حدیث نمبر (16)/

(135).

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ
کو ایسے عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جن سے وہ راضی ہوتا اور انہیں پسند کرتا ہے،
اور آپ کی بیوی پر احسان و کرم کرتے ہوئے اسے سچی اور پکی توبہ کرنے کی توفیق نصیب
کرے، اور آپ دونوں کو نیک و صالح اولاد عطا فرمائے۔

واللہ اعلم۔